إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۱	مطابق ۸ فروری ۱۹۳۴ء	یوم پنجشنبہ	۲۳ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ	نمبر ۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

متفرق اعلانات وغیرہ — ۲
دیہاتی قرضہ کے متعلق مسودہ قانون اور پنجاب کونسل — ۳
لڈ آپ کے متعلق خدا کا محکم قانون کیا ہے۔ اخبار قومیت کی قابل مذمت حرکت
خطبہ جمعہ (زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کرو) — ۶
انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کی ضرورت
غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کا حکم
سالانہ بجٹ پورا کرنے کے متعلق اعلان
ٹیریٹوریل فوج میں احمدیوں کی بھرتی — ۹
فہرست نو مبایعین
اشتہارات و خبریں — ۱۰-۱۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶۔فروری ۵ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ گو ابھی پیچش اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دُعا کرتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ۱۵جنوری کے زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں مضمون لکھنے میں مصروف ہیں۔ احباب اس قیمتی مضمون کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا انتظام فرمائیں۔ اور اس بارے میں نظارت دعوت و تبلیغ کو فوراً اطلاع دیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ نے مبلغین کے نئے نئے حلقہ ہائے تبلیغ مقرر کر دیئے ہیں۔ مبلغ صاحبان انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اپنے حلقوں میں جانے والے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے مشابہت

(فرمودہ ۸۔فروری ۱۹۰۴ء)

"جب حضرت نوحؑ تبلیغ کرتے کرتے تھک گئے۔ تو آخر انہوں نے دُعا کی۔ تو نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ایک طوفان آیا۔ جس نے شریروں کو ہلاک کر دیا۔ اور اس طرح پر فیصلہ ہو گیا۔ اور آخر اُن کی کشتی ایک پہاڑ پر جا ٹھیری جس کو اب اراراٹ کہتے ہیں۔ اراراٹ کی اصل یہ ہے آرَ آرَاتُ۔ یعنی میں پہاڑ کی چوٹی کو دیکھتا ہوں۔ انہوں نے ایک پہاڑ کا سرا دیکھ کر کہا تھا۔ اور اب اسی نام سے یہ مشہور ہو گیا۔ اور بگڑ کر اراراٹ بن گیا۔

یہ زمانہ بھی نوح علیہ السلام کے زمانہ سے مشابہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے۔ اور وُہی الہام جو کشتی کا نوح کو ہُوا تھا۔ یہاں بھی ہُوا ہے۔ اسی طرح پر اب خدا تعالےٰ نے فیصلہ کرنا چاہا ہے۔ اور حقیقت میں اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ساری دُنیا دہریہ ہو جاتی۔ اقبال اور کثرت نے دنیا کو اندھا کر دیا ہے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ جو کہا گیا ہے۔ بالکل سچ ہے۔ انسان جب سلطنت اور حکومت کو دیکھتا ہے۔ تو اس کے خوش کرنے کیلئے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے واسطے وہی رنگ اختیار کرنے لگتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت عیسائیوں کی کثرت۔ ان کی قومی ثروت۔ اور اقبال نے لوگوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ اور ان وجوہات سے بہت سے لوگوں کو ادھر توجہ ہو گئی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ اب وُہ وقت آگیا ہے۔ کہ اس مذہب کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اس کے لئے دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔"

(الحکم ۱۷۔فروری ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کمپالہ کی طرف سے وزیر نوآبادیات کا خیر مقدم

ڈاکٹر لال دین احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کمپالہ (افریقہ) سے لکھتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں پرنسپل سکرٹری آف سٹیٹ فار کالونیز بذریعہ ہوائی جہاز یہاں آئے۔ تو جماعت احمدیہ نے ان کی خدمت میں خیر مقدم کا حسب ذیل تار ارسال کیا:-

یوگنڈا کی جماعت احمدیہ آپ کی یہاں آمد پر خوش آمدید کہتی۔ اور دُعا کرتی ہے۔ کہ اس ملک کی ترقی و بہبودی کے لئے آپ کی مساعی بارآور ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے پیشوا حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تعلیم کے مطابق حکومت کی وفادار ہے۔ اور پُرامن ترقیات میں حکومت یوگنڈا کی امداد کرتی رہے گی ۔ سکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن ۔

اس تار کا حسب ذیل جواب موصول ہوا:-

آپ کی خوش آمدید اور دُعا کا سکرٹری آف سٹیٹ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کے لئے بھی ایسی ہی نیک خواہشات رکھتے ہیں ۔

بشکل زلزلہ اللہ کا عذاب آیا

فیضل تمہارے مولا کا بے حساب آیا
اُسے ہو سیل حوادث کے موج سے کیا غم
تعصب اور جہالت سے پڑ گئے پردے
نہ آپ سمجھے نہ اہلِ وطن کو سمجھایا
یہ مٹنا کیسے نوشتہ تھا کتابِ قدرت کا

جو در پہ یار کے میں خانماں خراب آیا
سوار نوح کی کشتی کا کامیاب آیا
بجائے نور کے ظلمت بڑھی حجاب آیا
ہر ایک طرح سے دُنیا پہ انقلاب آیا
بشکلِ زلزلہ اللہ کا عذاب آیا

خاکسار محمد ممتاز علی خان۔ پُوروہ ۔ ضلع اُناؤ

سکرٹریان لجنہ اماء اللہ کو اطلاع

جملہ سکرٹریان لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنے میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کرلیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجدیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سکرٹری کے پاس بھیجدیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔

اس فیصلہ کی تعمیل میں گزشتہ سال مندرجہ ذیل چودہ لجنات کو جنہوں نے اپنی اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرائی تھی بجٹ اور ایجنڈا بھجوایا گیا تھا۔ اور امسال بھی ایسا ہی ہوگا۔

(۱) قادیان (۲) دہلی (۳) مزنگ (۴) منٹگمری۔ (۵) گوجرانوالہ (۶) سیالکوٹ (۷) حیدرآباد دکن۔ (۸) پٹیالہ شہر (۹) بھاگلپور۔ (۱۰) کوٹ قیصرانی۔ (۱۱) فیروزپور (۱۲) شاہدرہ ۔ (۱۳) امرتسر (۱۴) لاہور

ان کے علاوہ دوسری جگہوں کی لجنہ اماء اللہ کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کو رجسٹرڈ کرانے کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کریں۔ اور جس جگہ ابھی لجنہ قائم نہیں ہوئی۔ اس کے قیام کے لئے کوشش فرمائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

پندرہ جنوری کے زلزلہ کے متعلق ایک نہایت اہم مضمون

زلزلہ کی پیشگوئی کے پُورا ہونے کے متعلق ایک ہینڈ بل بسلسلہ ندائے ایمان نمبر ۵ حسب ہدایت وارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بوجہ اس کے کہ آپ کا اس پیشگوئی سے ایک تعلق ہے۔ تیار فرما رہے ہیں۔ یہ ہینڈبل مختلف زبانوں میں شائع کیا جائے گا۔ میں یہ صرف انہی جماعتوں کو بھیجوں گا۔ جن کی طرف سے سابقہ ندائے ایمان۔ اور ٹریکٹس کی قیمتیں وصُول ہو چکی ہیں۔ اس لئے مقامی کارکنان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ سابقہ رقوم وصول کرکے جس قدر جلد ہو سکے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کو بھیجدیں۔ ورنہ نئے ٹریکٹ سابقہ قیمتوں کی وصولی کے لئے وی۔ پی کئے جائیں گے ۔

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اہم ہے۔ اور امید ہے کہ جماعتیں بوجہ عدم ادائیگی رقوم کے اس کی اشاعت کے ثواب سے محروم نہ رہیں گی ۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

حصہ وصیت میں اضافہ

جناب چودھری اعظم علی صاحب سب جج ملتان نے اپنی وصیت حصہ آمد میں بجائے ۱/۸ کے ۱/۶ ۔ اور جناب حکیم محمد قاسم صاحب سکنہ لالہ موسےٰ نے اپنی وصیت حصہ آمد میں بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۸ ۔ اور جناب مرزا برکت علی صاحب سپروائیزر آبادان نے اپنی وصیت حصہ آمد میں بجائے ۱/۸ کے ۱/۴ کرتے ہوئے ایثار کا قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ دوسرے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ دین کے لئے مالی قربانی میں اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کے لئے قربانی کرنے والوں کو احسن جزا عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے ۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

ضروری اعلان

میں نے دسمبر ۱۹۳۳ء کے جلسہ پر بمقام قادیان دارالامان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ اب اگر خاکسار کے متعلق کسی اخبار میں کوئی مضمون شائع ہو۔ تو اس کو غلط تصور فرمایا جائے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تمام دعووں پر خاکسار ایمان رکھتا ہے۔ اور احباب سے استقامت اور روحانی ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے ۔

خاکسار قمر الزمان۔ از امرتسر

کراچی میں کامیاب مناظرہ

کراچی ۵۔ فروری۔ اللہ داد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کل غیر احمدیوں سے مناظرے ہوئے۔ ان کی طرف سے لال حسین۔ اور احمد دین صاحب مناظر تھے۔ اور ہماری طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب۔ سامعین کی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی۔ احمد دین صاحب کے چیلنج کو باطل کرنے کے لئے عربی تقریر بھی کی گئی۔ غیر تعلیم یافتہ طبقہ کے مزاحمانہ رویہ کے باوجود اللہ تعالےٰ نے ہمیں نمایاں کامیابی عطا کی۔ آریوں کے ساتھ مناظرہ کا بھی امکان ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۳ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

دیہاتی قرضہ کے متعلق مسودہ قانون اور پنجاب کونسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ حال دیہاتیوں کے متعلق حکومت کا فرض

سب سے زیادہ ابتر حالت

اگرچہ دُنیا کی اقتصادی اور مالی بدحالی نے ہر طبقہ کے لوگوں کو مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ لیکن سب سے ابتر حالت ان لوگوں کی ہے۔ جن کا پیشہ کاشت کاری ہے۔ اور جن کی آمدنی کا ذریعہ زمین کی پیداوار ہے۔ مسلسل کئی سال سے اجناس کا نرخ اس درجہ گر گیا ہے۔ کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے خوشحالی کی زندگی بسر کرنا تو الگ رہا۔ وُہ سرکاری محاصل ادا کرنے کے بھی ناقابل ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حکومت ہر سال مالیہ اور آبیانہ وغیرہ میں معتدبہ تخفیف کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ مختلف صوبوں کی حکومتیں ہر سال لاکھوں روپے کی کمی سرکاری محاصل میں کر رہی ہیں لیکن باوجود اس کے زمینداروں کی حالت نہایت ہی ابتر ہے۔

زمینداروں کی حالت زار

پچھلے دنوں پنجاب کونسل میں اس حالتِ زار کا ذکر کرتے ہوئے ایک ممبر نے بتایا تھا۔ کہ زمیندار سرکاری مطالبات کو پورا کرنے کے لئے اپنے مال مویشی۔ اور گھر کا مال و اسباب تک فروخت کر دینے حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی لڑکیاں فروخت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

ہولناک مصیبت

یہ حالات نہایت ہی دردناک بلکہ خوفناک ہیں۔ کیونکہ اگر ان کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو ملک کے امن و امان کے خطرہ میں پڑ جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ لیکن جہاں عام اقتصادی مشکلات اور اجناس کے غیر معمولی طور پر نرخ گر جانے کی وجہ سے زمیندار مبتلائے آلام نظر آتے ہیں۔ وہاں ان کے لئے اس سے بھی بڑی اور نہایت ہولناک مصیبت [illegible] ہے۔ اور وہ سود خوار مہاجنوں کا وجود ہے۔ جو حاجت مند [illegible] رقم قرض کے طور پر دے کر [illegible] عمر ان کی [illegible] نہیں کرتے۔ اور سود در سود کا ایسا لامتناہی سلسلہ چلتا ہے۔ کہ مقروض بے چارہ زندگی بھر اس میں جکڑا رہتا ہے۔ اور مرنے کے بعد یہ مصیبت ورثہ کے طور پر اولاد کے لئے چھوڑ جاتا ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک ایک پیسہ اور اس کی پیداوار کا ایک ایک دانہ سود خوار مہاجن سمیٹ کرلے جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی تمام جائداد پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس کے گھر کا سارا مال و اسباب چھین لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی عزت و آبرو اور ننگ و ناموس کو بھی برباد کر دیتا ہے۔

سود خواروں کے ناقابلِ برداشت مطالبات

جن ایام میں زمینداروں اور کاشتکاروں کو ان کی پیداوار کی اچھی قیمت وصول ہو سکتی تھی۔ ان میں وُہ خود تنگی ترشی برداشت کر کے اور اپنا اور اپنے بال بچہ کا پیٹ کاٹ کر سود خواروں کے تنور شکم کے لئے بھی غلہ یا نقدی کی صُورت میں کچھ نہ کچھ ایندھن مہیا کرتے رہتے تھے۔ لیکن اب جبکہ وُہ مسلسل کئی سال سے اس قابل بھی نہیں رہے۔ کہ زمینوں کی پیداوار سے پورے طور پر سرکاری محاصل ادا کر سکیں۔ تو ان کے لئے قطعاً محال ہے۔ کہ سود خواروں کے کبھی نہ ختم ہونے والے مطالبات پورے کر سکیں۔

پنجاب کے زمینداروں کے ذمے قرض

پنجاب کے زمینداروں کے ذمہ سود خوار جس قدر قرض بتاتے ہیں۔ اس کا ۱۹۲۹ء میں اندازہ ایک ارب ۳۵ - کروڑ کے قریب لگایا گیا تھا۔ یہ اتنی بڑی رقم ہے۔ کہ صُوبہ کی سالانہ سرکاری آمدنی کے مقابلہ میں بارہ تیرہ گنا زیادہ ہے اور اس میں ہر سال اس قدر سود کے ذریعہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جو صُوبہ کی سرکاری آمدنی کے مقابلہ میں دوگنا ہے۔ گویا حکومت ہر قسم کے ٹیکسوں وغیرہ سے سالانہ جتنی رقم پنجاب کی تمام آبادی سے وصول کرتی۔ اور ملک کے انتظام و رفاہ عام کے کاموں پر صرف کرتی ہے۔ اس سے دوگنی رقم سود خوار مہاجن اپنے مقروض زمینداروں کے نام بڑھا لیتے ہیں۔ اور اس طرح زمینداروں کی تباہی و بربادی کا یہ سیلاب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

حکومت کی عدم توجہ

اس کے انسداد کے متعلق حکومت کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور حکومت بھی خوب اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ جب تک وُہ زمینداروں کو اتنے خوفناک قرض اور اس کے سُود در سُود کے اس تباہ کن چکر سے نجات نہ دلائے گی۔ اس وقت تک زمینداروں کے زندہ رہنے اور ملک کی خوشحالی کا باعث بننے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت تک عملی طور پر اس بارے میں اس نے کچھ نہیں کیا۔

دیہاتی قرضہ کے متعلق بل

اب کہا جاتا ہے۔ کہ اس دیہاتی قرضہ کے متعلق پنجاب کونسل میں کوئی بل پیش ہونے والا ہے۔ اس بل کا مسودہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وُہ کس نوعیت کا ہے۔ اور وُہ کہاں تک اس مصیبت کی روک تھام کر سکے گا۔ جس میں پنجاب کے دیہاتی زمیندار اور دوسرے لوگ مبتلا ہیں۔

سُود خواروں کی طرف سے مخالفت

لیکن سُود خواروں نے جن کے دلوں سے رحم کا احساس بالکل مفقود ہو چکا ہوتا ہے۔ ابھی سے اس بل کے خلاف شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی طرف سے ہندو اخبارات یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ "جن لوگوں نے ایک ارب یا چھتیس کروڑ روپیہ ان لوگوں کو دے رکھا ہے۔ انہوں نے کوئی ڈاکہ مار کر روپیہ حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی صحت تباہ کر کے اسے بچایا تھا۔ تاکہ وقت پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں ان لوگوں کو اس روپیہ سے محروم کر دینا کسی طرح حق بجانب نہیں ہے بلکہ ضرورت یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے روپیہ قرض لیا ان پر یہ روشن کر دیا جائے۔ کہ روپیہ ادا کئے بغیر چھٹکارا نہیں ہوگا" (ملاپ ۱۹ جنوری)

غلط ادعا

اول تو یہی ادعا غلط ہے۔ کہ پنجاب کے سود خوار ایک ارب یا اس سے کم و بیش دیہاتیوں کے ذمہ جو قرض نکالتے ہیں۔ وُہ ایسا روپیہ ہے۔ جسے انہوں نے اپنی صحت تباہ کر کے اس لئے پس انداز کیا تھا۔ کہ وقت پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اس قدر بڑی اور ناقابلِ برداشت رقم کا بہت بڑا حصہ سود در سود ہے۔ جو قرضداروں کے ذمہ ڈال رکھا ہے۔ اور اس حالت میں ڈال رکھا ہے۔ جبکہ قریباً ہر ایک سود خوار اس اصل رقم کے مقابلہ میں جو اس نے کسی وقت بطور قرض دی تھی۔ بہت زیادہ وصول کر چکا ہے۔

ڈاکوؤں سے بڑھکر مجرم

دوسرے ڈاکہ ڈالنے والوں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اور وُہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر دُوسروں کا مال چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن سُود خوار تو ایسے ڈاکو ہیں۔ جو آرام و چین سے اپنے گھروں میں بیٹھے بے چارے غریب اور مفلوک الحال دیہاتیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اموال حاصل کرتے رہتے ہیں۔ پس اگر اسلحہ کے ذریعہ جبراً مالداروں اور دولت مندوں کا مال و دولت چھیننے والے اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کے قبضہ میں مال و دولت نہ جانے دیا جائے۔ بلکہ انہیں اس فعل شنیع سے روکا جائے۔ تو ایسے لوگ جو غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے بھوکے اور ننگے انسانوں کا مال و اسباب سود در سود کے ذریعہ لوٹ رہے ہیں۔ ڈاکوؤں سے بڑھ کر مجرم ہیں۔ اور بہت زیادہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی دراز دستیوں کا انسداد کیا جائے۔ اور انہیں ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے سے روکا جائے ؛؛

زمینداروں کے گلے میں پھانسی کا پھندا

کیا وہ سود خوار بنئے جنہوں نے پنجاب کے زمینداروں کا خون چوس چوس کر انہیں قریب المرگ بنا دیا ہے۔ اور جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے وہ روپیہ جو زمینداروں کے ذمہ قرض بتایا جاتا ہے۔ اپنی صحت تباہ کر کے بچایا تھا۔ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ اصل رقم جو انہوں نے بطور قرض دی۔ اس سے اگر دوگنی رقم وصول کر چکے ہیں تو اپنے قرض کو بے باق سمجھ لیں۔ اگر اس سے کم وصول ہوا ہو۔ تو بقیہ لے لیں۔ اور اگر زائد وصول کر چکے ہیں۔ تو واپس کر دیں۔ یہ کتنا نفع بخش سودا ہے۔ لیکن ممکن نہیں۔ کہ سود خوار اس کے لئے تیار ہو سکیں کیونکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ قریباً ہر سود خوار اصل رقم کی نسبت دوگنا تین گنا۔ بلکہ اکثر حالتوں میں کئی گنا وصول کر چکا ہے۔ پس نہ صرف وہ روپیہ جو سود خواروں نے اپنی صحت تباہ کر کے بچایا۔ کبھی کا وصول کر چکے ہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب انہیں قطعاً حق نہیں ہے۔ کہ بے چارے زمینداروں کے گلے میں پھانسی کا پھندا بن کر پڑے رہیں ؛؛

عجیب و غریب مطالبہ

گورنمنٹ سے کہا گیا ہے۔ کہ "ضرورت یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے روپیہ قرض لیا۔ ان پر یہ روشن کر دیا جائے۔ کہ روپیہ ادا کئے بغیر چھٹکارا نہ ہوگا۔" مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ روشن کرنے کا طریق کیا ہے۔ زمینداروں کی اس تباہ حالی کے زمانہ میں جب گورنمنٹ ان پر یہ روشن نہیں کر سکتی۔ کہ سرکاری محاصل کا روپیہ ادا کئے بغیر چھٹکارا نہ ہوگا۔ اور اسے اپنے محاصل میں تخفیف کرنا پڑتی ہے۔ تو وہ سود خوار بنیوں کے سود کی ادائیگی کے متعلق کس طرح کہہ سکتی ہے۔ اس مطالبہ کی بجائے اگر یہ کہا جائے۔ کہ حکومت زمینداروں کو سود خواروں کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ ان کے گلے کند چھری سے کاٹ دیں۔ تو شائد اس کی نسبت زیادہ معقولیت ہو۔ اور سود خواروں کی سنگدلی سے زیادہ مناسبت۔

حکومت پنجاب کا فرض

غرض سود خواروں کی شقاوت قلبی کا تو یہی تقاضا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے خون کا آخری قطرہ تک چوس لینے کے لئے بضد رہیں۔ جن کو انہوں نے سود در سود کے جال میں پھنسا رکھا ہے۔ لیکن حکومت پنجاب کا فرض ہے۔ کہ تباہ حال دیہاتیوں کے بچاؤ کا کوئی انتظام کرے اور جلد سے جلد پنجاب کونسل میں ایسا قانون پاس کرے۔ جس کے ذریعہ اگر دیہاتی قرضہ کی کامل تنسیخ عمل میں نہ آئے۔ تو اس میں بہت کچھ تخفیف ہو جائے ؛؛

عذاب آنے کے متعلق خدا کا محکم قانون کیا ہے؟

"پیغام صلح" (۳-فروری) نے اپنے "حضرت امیر" کے اس ارشاد کو کہ "عالم جسمانی کے متعلق مامور پر جو حالات منکشف ہوتے ہیں۔ وہ تائیدی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ورنہ ان کا عالم روحانی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ نہ عوام پر ان کا اظہار لازمی ہوتا ہے" نظر انداز کرتے ہوئے ۱۵-جنوری کے ہیبت ناک زلزلہ کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"خدا کا یہ ایک محکم قانون ہے۔ کہ وہ اپنے کسی مامور کو بھیجے بغیر عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب لوگ مامور کی آواز پر کان نہیں دھرتے اور نیکی کی طرف نہیں آتے۔ تو عذاب نازل ہوتا ہے۔ اگر یہ زلزلہ عذاب خداوندی ہے۔ جیسا کہ تمام لوگ تسلیم کر رہے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس سے قبل کوئی مامور دنیا میں آیا ہو۔ اے آدم کے فرزندو۔ اے ہمارے بھائیو۔ وہ مامور آچکا ہے۔ اس نے تم کو نیکی اور سلامتی کی طرف بلایا۔ لیکن تم نے اس کی پاک آواز کو نہ سنا۔ کاش اب سنو۔ یہ مامور مجدد زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں۔"

اس کے متعلق ہم "پیغام" سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ خدا کا وہ "محکم قانون" کونسا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ کسی مجدد کو بھیجے بغیر عذاب نازل نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کا محکم قانون تو یہ ہے۔ کہ وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی خدا تعالیٰ کسی رسول کو بھیجے بغیر عالمگیر اور وسیع عذاب نازل نہیں کرتا۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی پیشگوئی کے سلسلہ میں جس کے اقتباس ۱۵-جنوری کے زلزلہ کے متعلق "پیغام" نے پیش کئے ہیں۔ اپنے متعلق قرآن کریم کی یہی آیت پیش فرمائی ہے۔ اب جبکہ "پیغام" اس قسم کے عذاب کا پتہ بتا رہا ہے۔ جس سے قبل رسول کا آنا ضروری ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ کوئی رسول بھی پیش کرے نہ کہ رسول کی بجائے مجدد کا پتہ بتائے۔

کاش ایسے عبرتناک عذاب کے آنے پر نہایت بھونڈے طریق سے خدا تعالیٰ کے "محکم قانون" میں تحریف کرنے کی بجائے اسے اس کی اصل صورت میں پیش کر کے دوسروں کو مخاطب کرنے سے قبل خود غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی اصل شان میں قبول کریں۔ اور آپ کے رسول ہونے کا انکار کر کے خدا تعالیٰ کے محکم قانون کی تکذیب کرنے والے نہ بنیں ؛؛

اخبار "قومیت" کی قابل مذمت حرکت

آج کل بعض ہندوستانی مسلم اخبارات میں یہ بحث جاری ہے۔ کہ مسلمانوں کے اخبارات کیوں کامیاب نہیں ہوتے۔ گو وجوہات ناکامی میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن نتیجہ کے متعلق فریقین کا اتفاق ہے۔ معاصر "انقلاب" نے آٹھ مسلمان روزانہ اخباروں کے یکے بعد دیگرے بند ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اس قسم کے احمقانہ اقدامات سے خدا جھوٹ نہ بلوائے تو ان آٹھ اخباروں پر قوم کا اسی نوے ہزار روپیہ ضائع ہو چکا ہے۔ مخلص رؤسا۔ اور دردمندان ملت کے عطیے خریداران اخبار کے سالانہ و ششماہی چندے۔ بعض اخباروں کی پیشگی اجرتیں سب غائب۔ عملے کی تنخواہیں واجب الادا۔ اور مسلمانوں کی بدنامی و رسوائی علیحدہ۔" (انقلاب ۷ فروری)

اگر ان روزانہ اخبارات کی فہرست میں ہفتہ وار اخباروں۔ اور ماہوار رسالوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ بہت طویل ہو جائے۔ ایسے اخبار اور رسالے جاری کرنے والے اشخاص اس امر کو قطعاً نظر انداز کر کے۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے کس قدر و قیمت کی چیز پیش کر رہے ہیں۔ یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جس کا کہیں نہ کہیں سے انہیں پتہ معلوم ہو جائے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ ان کے اخبار یا رسالہ کا خریدار بن جائے۔ چنانچہ بغیر اس سے اجازت حاصل کئے۔ یا اس کی مرضی معلوم کئے اس کے نام خرافات کا وہ پلندہ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں جس کا نام انہوں نے اخبار رکھا ہوتا ہے۔ اور پھر چند غیر مسلسل پرچوں کے بعد اچھی خاصی رقم کا وی۔پی کر دیتے ہیں حالانکہ جب تک کوئی شخص کسی چیز کی خریداری کی خواہش ظاہر نہ کرے خواہ مخواہ اس کے ذمہ وہ چیز ڈالنا اور اس سے قیمت وصول کرنے کی کوشش کرنا اخلاقی اور قانونی کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں۔ لیکن جن لوگوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ نہ صرف اس شرمناک حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بلکہ جب کوئی شخص اس طرح خریدار بننے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو نہایت کمینے طور پر بداخلاقی۔ اور بدگوئی کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال ایک اخبار "قومیت" نے پیش کی ہے۔ جسے ابھی تک باقاعدہ شائع ہونا بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا۔ اس نے اپنے ۷تا۱۰ یکجائی نمبر میں اس لئے کہ اس کے خود بخود بھیجے ہوئے وی۔پی وصول نہیں کئے گئے۔ ایک "بلیک فہرست" شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے معززین کے نام لکھ کر ان کے متعلق زہر اگلا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام نہایت دل آزار اور شرارت آمیز الفاظ میں درج کیا ہے ؛؛

اس ڈھنگ سے اخبار نویسی کرنے والے لوگ ہی مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ان کے اخبارات کو ناکام رکھنے کا موجب بن رہے ہیں جب تک ایسے لوگوں کے متعلق کوئی مؤثر کارروائی نہ کی جائیگی۔ اسلامی اخبارات کے لئے شاندار ترقی کرنا ناممکن ہے ؛؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ فروری ۱۹۳۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کے متعلق تقریر کی تھی۔ وہ نوٹ جو میں نے اس موقعہ پر بیان کرنے کے لئے کئے تھے۔ ان میں سے قلیل حصہ ہی بیان کر سکا تھا۔ اور وقت کی تنگی کی وجہ سے جو حصے بیان نہ کر سکا۔ ان میں سے ایک حصہ یہ بھی تھا۔ کہ آپ کے الہامات کو سمجھنے میں

احباب کو ایک غلطی

لگی ہے۔ اور وہ یہ کہ بہت سے الہامات جو ایک شکل کے ہیں۔ ان کو ایک ہی واقعہ کے متعلق سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ مختلف واقعات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور ہم شکل الفاظ کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ

ایک قسم کے کئی واقعات

ظاہر ہونے والے ہیں۔ جو مختلف اوقات میں رونما ہوں گے۔ پس اس بارہ الہامات جو بظاہر ایک ہی واقعہ کے متعلق خیال کئے جاتے ہیں۔ وہ دراصل اپنی ذات میں مکمل پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک نوٹ

زلزلہ کی پیشگوئی کے متعلق

بھی تھا۔ اور میں یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ وہ الہامات جو زلزلہ کے متعلق ہیں انہیں غلطی سے ایک ہی زلزلہ کے متعلق سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ مختلف واقعات کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ بعض اور زلزلوں کے متعلق ہیں بعض جنگ کے متعلق۔ بعض دیگر قسم کی آفات اور طوفانوں کے متعلق ہیں بعض

حکومتوں کے تغیرات

کے متعلق ہیں۔ غرضیکہ وہ پیشگوئیاں مختلف رنگ رکھتی ہیں۔ میں نے ان کی علامتیں بھی نکالی تھیں۔ مگر انہیں بیان نہ کر سکا۔

آج بھی اس مضمون کے بیان کرنے کا تو موقعہ نہیں۔ لیکن زلزلہ کے متعلق جو ۱۵ جنوری کو بہار۔ بنگال اور نیپال میں آیا ہے۔ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

ایک مستقل پیشگوئی

تھی۔ جیسا کہ رویا کے الفاظ ہیں۔ کہ "دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ ۱۹۰۷ء) زلزلہ شمال مشرق کی طرف چلا گیا۔ اس کا مفہوم یہی ہے۔ کہ پہلے ذہن اسی طرف منتقل تھے۔ کہ زلزلہ والی پیشگوئی کے مطابق یہ زلزلہ بھی شائد اسی علاقہ میں آئے گا۔ جہاں پہلے آیا ہے۔ پہلا زلزلہ شمال مغربی حصہ میں ضلع کانگڑہ کی طرف آیا تھا۔ اور ذہن عام طور پر اسی طرف منتقل تھے کہ ادھر ہی دوسرا زلزلہ آئے گا۔ اور اس کا اس قدر اثر تھا۔ کہ اس علاقہ میں اگر کوئی

چھوٹا سا دھکا

بھی زلزلہ کا محسوس ہوا۔ تو سمجھ لیا جاتا۔ کہ وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی ہے جیسے لمبے عرصہ تک یہ شبہ رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ کہ لوگ اس خیال کو متواتر اور اس طرح قائم کرتے جا رہے ہیں۔ کہ آئندہ شائد یہ

پیشگوئی کا جز

بن جائے۔ تو پھر ایک الہام کے ذریعہ اس غلط فہمی کو رفع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویا میں دیکھا۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب نظر آئے۔ اور وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ زلزلہ شمال مشرق کی طرف چلا گیا۔ اس پیشگوئی کے متعلق بھی اس وقت تفصیلی طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق میں نے میاں بشیر احمد صاحب سے کہا ہے کہ لکھیں کیونکہ انہی کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلوائے گئے ہیں۔ اس لئے جب مجھے کہا گیا۔ کہ اس کے متعلق ایک رسالہ لکھوں۔ تو میں نے اس پیشگوئی کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہی کہا۔ کہ

میاں بشیر احمد صاحب

لکھیں۔ اس لئے اس کی طرف صرف اشارہ کر کے ہی میں اس مضمون کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ کہ جو پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔ وہ بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک قسم کی پیشگوئیاں براہ راست بعض مخالفین اور معاندین کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور انہیں سے وہ مخصوص ہوتی ہیں وہ جب پوری ہوتی ہیں۔ تو ان کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی

کسی قسم کی اعانت و نصرت

کرنا گناہ ہے لیکن ایک بطور نشان ہوتی ہیں۔ اور ان کے ماتحت جو عذاب آتا ہے۔ وہ اس قدر پھیل کر آتا ہے۔ کہ بعض ناواقف بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہ عذاب دنیا کی

عام گنہگاری کی وجہ سے

آتا ہے۔ جو عذاب مخصوص انسانوں پر آتا ہے۔ اس کے متعلق پیشگوئی بھی براہ راست ہوتی ہے۔ کہ فلاں شخص برباد ہو جائے گا۔ لیکن جو عذاب عام ہوتا ہے۔ اس میں ہمدردی ضروری ہوتی ہے۔ جیسے

حضرت یوسف کے وقت میں قحط

نمودار ہوا۔ مگر آپ کے ہی ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے غلہ بھی تقسیم کرایا۔ اس وقت عذاب اس لئے آیا تھا۔ کہ تا خدا تعالیٰ آپ کو قید سے نکلوائے۔ اور آپ پر جو ظلم ہوا تھا۔ لوگوں پر اس کا نتیجہ ظاہر کرے اور بتائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندہ کے لئے تمام ملک کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ نیز اس لئے کہ حضرت یوسف کے اس رویاء کو پورا کرے۔ جس میں آپ نے دیکھا۔ کہ سورج چاند اور ستارے آپ کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے قحط نازل کیا۔ تا ملک بھوکا مرے۔ اور حضرت یوسف کے بھائی روٹی مانگتے ہوئے آپ کے پاس پہنچیں۔ وہ ایک نشان تھا۔ جس کے نتیجہ میں

ملک پر عذاب

آیا تھا۔ مگر حضرت یوسف خود درخواست کر کے ایسا عہدہ لیتے ہیں۔ جس پر رہ کر وہ مصیبت زدگان سے

زیادہ سے زیادہ ہمدردی

کر سکیں۔ بادشاہ آپ کو وزیر اعظم بنانا چاہتا ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں۔ کہ مجھے خزائن الارض پر مقرر کر دیں۔ اس وقت قحط عذاب تو بے شک تھا۔ مگر حضرت یوسفؑ ہمدردی بھی پوری پوری کرتے ہیں۔ اور عذاب کی شدت کو پورے طور پر کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جہاں بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایسے عذاب میں بھی ہمدردی نہیں کرنی چاہیئے۔ وہاں بعض منافق ان عذابوں میں بھی جن میں ہمدردی کرنا گناہ ہوتا ہے۔ ہمدردی کی آڑ میں اس

نشان کو مشتبہ کرنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ اور بعض اللہ تعالیٰ کی ہمت کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں صاف مثال موجود ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ایسے وقت میں مصیبت زدگان سے ہمدردی کرنا چاہیئے۔ تو آخر اس کے بیان کرنے کا فائدہ کیا تھا۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ

بعض عذابوں میں رأفت و ہمدردی کرنا

ضروری ہوتا ہے۔ البتہ بعض میں نہیں۔ اور ان کے متعلق قرآن کریم نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ لا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ۔ یہ جو

زلزلہ کا عذاب

آیا ہے۔ یہ بھی اسی قسم کا ہے۔ جس میں ہمدردی کرنا اشد ضروری ہے اس میں لاکھوں ایسے انسان بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ کہ ان کی تباہیاں کسی مامور کے انکار کے باعث نہیں کہلا سکتیں۔ ممکن ہے ان میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی نہ سنا ہو۔ یا اگر سنا ہو۔ تو ایسی طرح کہ پوری واقفیت نہ حاصل کر سکتے ہوں۔ ان پر اگر عذاب آیا۔ تو محض عام عذاب ہونے کی وجہ سے۔ جو دنیا کی

تمام بدکاریوں اور شرارتوں

کی وجہ سے آیا۔ اور ایسے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا ضروری ہے مامورین اور ان کی جماعتوں کے اندر ہمدردی اور رأفت و رحمت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور یہ بھی دراصل ان کا ایک نشان ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب کسی نے ذکر کیا۔ کہ جماعت کے بعض لوگ روحانیت میں کمزور ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے۔ کہ ان کے لئے دعا کریں۔ میری اپنی کیفیت تو یہ ہے۔ کہ اگر میں کسی بھائی کو دیکھوں کہ شراب کے نشہ سے مخمور ہو کر نالی میں پڑا ہے تو اسے اٹھا کر گھر لے آؤں۔ تا ہوش میں آنے پر وہ شرمندہ نہ ہو پھر اسے ہوش میں لاؤں۔ علیحدگی میں نصیحت کروں۔ اور اس کے لئے دعا کروں۔ مامورین کی جماعتوں کے متعلق یہ

رأفت و رحمت

بھی ایک نشان ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ بتاتا ہے۔ کہ اگر ایک طرف دنیا میں اس قدر بدکاری پھیلی ہوئی ہے جو ایسے عذابوں کا موجب ہے۔ تو دوسری طرف ہمارے بندوں میں اس قدر نیکی بھی ہے کہ وہ

مصیبت زدگان سے ہمدردی

کرتے ہیں۔ اور ہمارے مامور کے ذریعہ وہ اس قدر نیک ہو گئے ہیں کہ کفار سے بھی ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو یہ ہمدردی بھی ایک قسم کا نشان ہی ہوتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنا عذاب بھیجتا ہے اور دوسری طرف نبی کی جماعت کو رحمت کے طور پر کھڑا کر دیتا ہے

مجھے افسوس ہے۔ کہ آج جمعہ کے لئے آنے میں دیر ہو گئی۔ میں نے گھڑی نہ دیکھی۔ مؤذن نے جب مجھے اطلاع دی۔ تو وقت کافی تھا۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ میں جلدی نہ آ سکا۔ پھر جو گھڑی کو دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ

نماز کا وقت

جا رہا ہے۔ اس لئے لمبا مضمون تو بیان نہیں کر سکتا۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ عذاب ایسا ہے۔ کہ اس میں رأفت و ہمدردی ضروری ہے اور مصیبت زدگان کے ساتھ سب سے زیادہ ہمدردی کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو ہم

صفات الٰہی کے ظہور کا نشان

اور ان کا مظہر قرار دیئے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ امر بھی ہے کہ عذاب جب آتے ہیں۔ تو لوگوں کے دل نرم ہو جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر جب نشتر لگاتا ہے۔ تو پھر مرہم بھی رکھتا ہے۔ اگر اس وقت ہم

محبت اور اخلاص

سے کام لیں۔ تو لوگ سمجھیں گے۔ کہ گو یہ لوگ پیشگوئی کے پورا ہونے پر خوش بھی ہیں۔ مگر ہم سے ہمدردی بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے مخالف ہمیشہ ہم پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ

دوسروں کے مصائب پر خوش

ہوتے ہیں۔ نادر شاہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر میں نے جو مضمون لکھا۔ اس کے متعلق بھی ایک صاحب نے کہا۔ کہ یہ خوش ہوئے ہیں میں نے کہا۔ کہ یہ بات ہرگز نہیں۔ میرا مضمون پڑھ کر دیکھ لو۔ اس میں رنج ہی رنج ہے۔ باقی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق جو خوشی ہے۔ وہ اسی موقعہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ جب

ہمارا بھائی مبارک احمد

فوت ہوا۔ تو اس کو دفن کرتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا دیکھو کتنی خوشی کی بات ہے۔ کتنا بڑا نشان پورا ہوا ہے۔ ہمارے لئے

مقدم اللہ تعالیٰ کی ذات

ہے جب اس کی بات پوری ہو۔ تو سب رنج اور دکھ بھول جاتا ہے۔ اور یہ تو

ہمارے ایمان کی علامت

ہے۔ کہ جب بھائی بھی مرے۔ تو اس وقت بھی خدا کی بات کے پورے ہونے کی ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ ہماری حالت تو وہی ہے۔ جو کسی نے اس مصرعہ میں بیان کی ہے۔ کہ ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

موت حیات ہر چیز میں ہمیں خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہوتی نظر آتی ہیں غم اور خوشی ہر حالت میں ہمیں

اللہ تعالیٰ کے نشان

نظر آتے ہیں۔ اور دونوں حالتوں میں خدا کا چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے شاعر کا یہ قول پوری طرح ہم پر صادق آتا ہے۔ کہ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ اس لحاظ سے اگر ہمارے اندر

خوشی کی لہر

دوڑ جاتی ہے۔ تو ہم معذور ہیں۔ باقی ہمیں اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ ہمیں

ہمدردی سب سے زیادہ

ہے۔ میں نے چندہ کی اپیل کی ہے۔ اس پر جو لوگ بشاشت سے لبیک نہ کہہ سکیں۔ وہ اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر بھی چندہ دیں۔ مگر

سلسلہ کے دوسرے کاموں کو

نقصان پہنچائے بغیر۔ یہ کوئی نیکی نہیں۔ کہ ایک نیک کام چھوڑ کر دوسرا اختیار کر لیا جائے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی پاجامہ ایک لات پر پہن لے۔ اور پھر توجہ دلائے جانے پر اسے اتار کر دوسری پر پہن لے پس مستقل چندہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر۔ اور پہلی نیکیوں کو قائم رکھتے ہوئے اس طرف توجہ کی جائے میں نے جو مسئلہ بیان کیا ہے۔ اگر یہ سمجھ میں آ جائے۔ تو

بشاشت کے ساتھ

اور اگر نہ آئے۔ تو اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر اس تحریک میں حصہ لیا جائے۔ یہ

قربانی کا موقعہ

ہے۔ اگر بشاشت ہو۔ تو فبہا ورنہ عبودیت اور فرمانبرداری کے ماتحت اس میں حصہ لیا جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کی جائے۔ مونگھیر میں سوائے دو کے باقی سب احمدیوں کے مکان گر گئے ہیں۔ انکی مدد ضروری ہے۔ تاکہ وہ ان کو مرمت کر سکیں۔ اور باقی مستحقین کو بھی امداد دی جا سکے۔ اگر جماعت توجہ کرے۔ تو اس کی امداد باقی سب سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگ اگرچہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر ان کے صرف امراء ہی چندہ دیں گے۔ لیکن جماعت اگر فرض شناسی سے کام لے۔ تو چونکہ ہر ایک احمدی حصہ لے گا۔ ہم

من حیث الجماعت

حصہ لیں گے۔ اور دوسرے من حیث الافراد۔ اس لئے اس تحریک میں ضرور حصہ لیا جائے تا جو احمدی مبتلائے مصائب ہیں۔ ان کی امداد کی جائے اور دوسرے مستحقین کو بھی

خدا کی صفت رحمانیت کے ماتحت

امداد دی جا سکے۔ اور اس طرح خدا کی طرف سے پیشگوئی پوری کئے جانے کا شکریہ ادا ہو سکے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور اس پر ہماری خوشی کی کوئی علامت ظاہر ہونی چاہیئے اور وہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ہم مسکینوں اور مصیبت زدوں کی امداد کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں۔ کہ ہم نے خدا کا

الہام پورا ہونے کی قدر

کی ہے۔ اور یہ ہمارے ایمان میں زیادتی کا موجب بنا ہے۔ پس قادیان کے دوست بھی اور باہر کے بھی جنکو اخبار کے ذریعہ یہ خطبہ پہنچ جائے گا۔ تھوڑا بہت جس قدر بھی ہو سکے۔ اس تحریک میں جو ناظر صاحب بیت المال کریں گے حصہ لیں۔ بعض لوگوں کو پہلے ہی اس کا احساس ہے۔ چنانچہ

ینگ مینز ایسوسی ایشن قادیان

نے قبل اس کے کہ میری طرف سے کوئی تحریک ہو۔ اگرچہ میرے دل میں یہ تھی۔ اپنی طرف سے ۱۰ روپے کی رقم بھیج دی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ باقی دوست بھی خواہ وہ قادیان کے ہوں۔ یا باہر کے اس بات کا عملی ثبوت دیں گے۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ان کے ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔ اور وہ اس کی قدر کرتے اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہر پیشگوئی ہمارے ایمان کی تازگی کا موجب ہوتی ہے۔ اور ہماری عظمت و شوکت کو دنیا میں ظاہر کرنے والی۔ ہمیں چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ کہ ہماری ہستی کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری عظمت بڑھانے کے لئے کس طرح دنیا کو تہ و بالا کر رہا ہے۔ یہ سب سلسلہ احمدیہ کی عظمت قائم کرنے اور اس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے اور جہاں سلسلہ احمدیہ دائمی صداقتوں کا نام ہے وہاں اس کا ایک حصہ ہم بھی تو ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گر جائیں۔ کہ وہ ہم جیسے بے کس انسانوں کے لئے کس قدر عظیم الشان نشانات ظاہر کر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کی ضرورت

ضروری اخراجات کس طرح مہیا کئے جائیں

عرصہ سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت سختی کے ساتھ محسوس کی جارہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس کی جلد سے جلد اشاعت کی جس قدر خواہش مند ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ جب گذشتہ مجلس شاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان جماعت سے یہ مشورہ طلب فرمایا۔ کہ انگریزی ترجمۃ القرآن جو تیار ہوچکا ہے مختصر تشریحی نوٹوں کے ساتھ شائع کردیا جائے۔ یا تفصیلی نوٹ لکھے جائیں۔ اور جب تک ایسے نوٹ تیار نہ ہوں شائع نہ کیا جائے۔ تو سب نے متفقہ طور پر یہ عرض کیا۔ کہ جلد سے جلد ترجمہ مختصر نوٹوں اور دیباچہ کے ساتھ شائع کردیا جائے حضور نے اس بات کو منظور کرتے ہوئے ابتدائی اخراجات کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ دوست اپنی اپنی جگہ جاکر کوشش کریں۔ کہ ساڑھے سات روپے قیمت فی جلد ادا کرنے والے کم ازکم دوہزار خریدار پیدا ہوجائیں ؛

نظارت تالیف وتصنیف کی اس بارے میں کوشش جاری ہے۔ یعنی جماعت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ قرآن کے خریدار پیدا کریں۔ لیکن ابھی تک پوری طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ حالانکہ ترجمہ قرآن تیار ہے۔ اور صرف اخراجات طبع مہیا ہونے کی ضرورت ہے۔ اب ایک دوست نے اور بھی کم قیمت رکھنے اور یہ اخراجات مہیا کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی اور دوست بھی اس بارے میں اظہار خیال کرنا چاہیں۔ تو وہ بھی کرسکتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

مجلس شاورت ۱۹۳۳ء میں ترجمہ انگریزی قرآن شریف جلد سے جلد شائع کرنے کے لئے نمائندگان جماعت احمدیہ کی متفقہ عرض اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت طبع کا اعلان اخبار الفضل میں پڑھ کر اس احقر کو بے حد خوشی ہوئی۔ اور میں اس بات کا منتظر رہا۔ کہ اس مبارک کام کو شروع کرنے کے لئے کب اور کس کی طرف سے تحریک کیجاتی ہے آخر جناب ناظر صاحب بیت المال نے اس کے لئے تحریک کی۔ کہ جلد سے جلد شائع کرنے کے لئے اگر دوہزار خریدار ساڑھے سات روپے فی خریدار کے حساب سے پیشگی قیمت بھیج دیں۔ تو یہ کام شروع کیا جاسکتا ہے۔ تحریک نہایت مبارک ہے لیکن اس بارے میں بھی اپنی چند معروضات پیش کرتا ہوں۔ جن پر امید ہے صاحب نظر اصحاب ضرور غور فرمائیں گے

انجیل کی اشاعت

آج کل عیسائی انجیل کی اس کثرت کے ساتھ اشاعت کررہے ہیں۔ کہ عیسائیوں کا تو کیا ذکر غیر عیسائیوں کے گھروں میں بھی یہ کتاب کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ ان کی مذہبی کتاب نہیں۔ لیکن عیسائی اسے تعداد کثیر میں چھاپ کر اتنے سستے داموں فروخت کرتے ہیں۔ کہ مذاہب سے دلچسپی رکھنے والے دیگر مذاہب کے لوگ بھی اسے خواہ مخواہ خرید لیتے ہیں۔ بحالیکہ انجیل تمام دنیا کے لئے شمع ہدایت بن کر نازل نہیں ہوئی۔ نہ ہی اس کے ماننے والوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اسے دوسری قوموں میں پھیلایا جائے۔ نہ ہی اس کی تعلیم کمل اور ہمہ گیر ہے۔ بلکہ یہ محض ان چند گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے نازل ہوئی تھی۔ جو مخالف سلاطین کے ڈر کے مارے کہیں کہیں جاچھپی تھیں۔

قرآن کریم کی اشاعت

اس کے مقابلہ میں قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب جو نبی اکمل حضرت محمد مصطفےٰ ایسے پیغمبر پر نازل ہوئی۔ اور جس کی تعلیم ہر زمانے ہر قوم اور ہر ملک کے لئے مفید ہوسکتی ہے۔ اور جو زندگی کے تمام لوازمات کو پورا کرتی۔ اور تمام روحانی مدارج کی تعلیم کی حامل ہے۔ اس کی اشاعت انجیل کے مقابلہ میں نہایت کم ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ ہم انگریزی ترجمہ قرآن شریف کو شائع کریں۔ ہمیں اس بات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کونسی ایسی سکیم اختیار کی جائے جس کے ذریعہ یہ مقدس کتاب مخلوقِ خدا کے ایک کثیر حصہ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔ بلحاظ احمدی ہونے اور خدا کے فرستادہ کے دست مبارک پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے کے ہمیں اس بات کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم ایسی سکیم تیار کریں۔ جس کے باعث انگریزی ترجمہ قرآن مجید ہمیں ہر اس گھر میں جو اس کو مقدس کتاب سمجھ کر اپنے پاس رکھنے والا ہو پہنچا سکیں خواہ وہ گھر مسلمان یا ہندو۔ عیسائی ہو یا کوئی اور ہو ؛

اشاعت قرآن کریم کی ضرورت

قرآن کریم کی کثرت اشاعت اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ سب کتابوں سے زیادہ مذہبی گفتگو لیکچر یا مطالعہ کے لئے اسی ایک کتاب کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ کسی امر کے فیصلہ کے لئے کئی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ صرف اسی کتاب سے یہ کام لیا جاسکتا ہے۔ یہ ترجمہ قرآن کریم ہمارے لئے ایک مکمل مذہبی انسائیکلو پیڈیا کا کام دے گی۔ اور ہر قوم اور ہر فرقے کے لئے ایک نہ تھکنے والا خاموش مبلغ ثابت ہوگا جو ہر پڑھنے والے کو حقیقی احمدیت کی طرف کھینچتا رہے گا۔ اور بالمقابل دیگر مذاہب کے اسلام کی خوبیاں ظاہر کرتا رہے گا۔ ہر ایک احمدی جانتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح ہر ایک بات کو معلوم کرنے کے لئے قرآن شریف کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ احمدیوں کا ہتھیار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ہی قرار دیا ہے۔ اور آپ بھی اسی ہتھیار کے ذریعہ مخالفوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ اور سب احمدی اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں۔ کہ حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی احمدیوں کو اس کتاب کا خصوصاً مطالعہ کرنے کا ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ ارباب نظر جانتے ہیں۔ کہ یہ آرزو حضرت اقدس کے دل میں کس طرح چنگاری کی طرح مشتعل رہتی ہے کہ اس کی تعلیم سے نہ صرف احمدی ہی آگاہ اور مستفید ہوں۔ بلکہ غیر احمدی اور غیر مذاہب کے لوگ بھی۔ اب جبکہ اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ ہمیں اس کے پورا کرنے کے لئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔

فراہمی روپیہ کی تجاویز

اب سوال یہ ہے۔ کہ کثرت اشاعت کس طرح پر کی جاسکتی ہے میرے خیال ناقص میں یہ تجویز ہے کہ اس کی قیمت جہاں تک ہوسکے کم رکھی جائے۔ یعنی بجائے ساڑھے سات روپے کے اس کی قیمت پانچ روپے کردی جائے۔ تو یہ نہایت ہی انسب ہوگا۔ کم قیمت ہونے کے باعث امید ہے ہر شخص اسے خرید سکے گا۔ مگر اتنی قیمت رکھنے کے لئے اخراجات طبع کی فراہمی کس طرح پر کی جائے۔ وہ یوں ہوسکتی ہے ؛ (۱) ہر احمدی مرد وعورت سے (جو خوشی کے ساتھ دینا چاہے) ایک روپیہ فی کس لیا جائے۔ اور جو جوش ایثار میں اس سے بھی زیادہ دینا چاہے۔ اس سے شکریہ کے ساتھ زیادہ لے لیا جائے۔ اگر یہ تحریک تمام ہندوستان اور بیرون ہند میں پھیلادی جائے۔ تو امید ہے۔ کم ازکم بیس ہزار شیدائیانِ ملت ایسے ضرور نکل آئیں گے جن میں اکثریت اگر ایک روپیہ دینے والی ہوگی۔ تو اقلیت ایسی بھی نکل آئے گی۔ جو ایک روپے سے زائد اس مائدہ روحانی کے لئے دے دیگی۔ جس کو کھا کر وہ اس دنیا میں سرور سرمدی حاصل کریں گے اور آخرت میں حیات دائمی۔ اس طرح امید ہے یہ رقم ۲۵ ہزار روپے تک پہنچ سکتی ہے (۲) صاحب مقدرت احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ یورپ یا امریکہ کی لائبریریوں کے لئے پیشگی پانچ روپے فی جلد کے حساب سے قرآن حمید کی قیمت قادیان میں بھیج دیں۔ جو ان کے نام کا تبرکاً لائبریریوں میں رکھے جاسکتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) جو ممبران جماعت احمدیہ خود اپنے لئے یا اپنے احباب و اقارب کے لئے قرآن شریف خریدنا چاہیں۔ وہ بھی پانچ روپے فی جلد کے حساب سے پیشگی قیمت بھیج دیں۔ قرآن شریف کو بطور تحفہ دوستوں اور افسروں کو پیش کرنا نہایت مبارک فعل ہے۔ جن کا یہ ارادہ ہو وہ بھی مندرجہ بالا طریق اختیار کریں۔

(۴) حسب حیثیت ہر احمدی جماعت کے ذمہ ایک یا دو قرآن شریف کی جلدیں کسی لائبریری میں رکھنے کے لئے مرکز سے چندہ لگا دیا جائے۔ یا جماعتیں خود اپنی مرضی سے قیمتیں بھیج دیں

اگر مندرجہ بالا طریقوں پر عمل کیا جائے تو امید ہے کہ ایک ایک روپیہ فی کس والی تحریک سے پچیس ہزار کے قریب روپیہ جمع ہو جائیگا۔ دوسرے حسب مطالبہ جناب ناظر صاحب بیت المال اگر دو ہزار خریدار اپنی قیمت پیشگی بھیج دیں۔ تو دس ہزار روپیہ جمع ہو جائیگا۔ تیسرے۔ اگر احمدیہ جماعتیں اپنے چندے کے مطابق ایک ایک۔ دو۔ دو۔ تین تین یا چار چار جلدوں کی قیمت لائبریریوں میں رکھنے کے لئے پیشگی بھیج دیں۔ (جیسا کہ آج کل تین سو احمدی جماعتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور ان کے ذمہ پانچ سو جلدوں کی قیمت لگا دی جائے۔) تو یہ رقم ڈھائی ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ کل رقم چالیس ہزار روپے تک پہنچ جائے گی۔ جو ناظر صاحب بیت المال کے مطالبہ سے تقریباً تین گنا زیادہ ہوگی۔ اس رقم سے قرآن مجید خاطر خواہ تعداد میں چھپ دیا جا سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ اس کا پہلا ہی ایڈیشن دنیا میں تہلکہ مچا دے گا۔ احمدی بھائیو اٹھانے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں اٹھو اور اس مبارک کام کو شروع کرو۔ اور ہمیشہ اپنے جان سے زیادہ عزیز امام وقت مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ شعر یاد رکھو

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بہترین صدقہ جاریہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ جاریہ کی بہت تعریف فرمائی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ صدقہ کنندہ کو دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ہمیشہ ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ خداوند تعالےٰ ہمارے پیارے اور جان سے زیادہ عزیز آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہر لحظہ اور ہر گھڑی بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں کا وارث بنائے۔ کہ ان کے طفیل ہمیں قرآن شریف جیسی مقدس ترین کتاب کو ہر لحاظ سے یکجا شرح دیکھنے اور سمجھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ نیز جناب مولوی شیر علی صاحب پر بھی کہ ان کے ذریعہ ہمیں انگریزی ترجمہ اور شرح دیکھنے کا شرف حاصل ہوگا۔ حضور پر نور اور جناب مولوی صاحب نے تو اپنا حق خوب ہی ادا کر دیا۔ اور اس صدقہ جاریہ کا باعث ہوئے۔ مگر ہزار ہزار شکر ہے رب العزت کا کہ جہاں اس نے اپنے فضل و کرم کے ماتحت ان بزرگوں کو اس رنگ میں صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کرنے کا موقع دیا۔ وہاں اور رنگ میں ہمارے لئے بہت سے رستے کھول دئے ہیں۔ جن میں سے گزرنے کے لئے ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم قرآن شریف کی کم قیمت رکھ کر اسے کثرت کے ساتھ پھیلا دیں۔ اپنے دوستوں کو دیں۔ لائبریریوں میں رکھوائیں۔ افسروں کو تحفہ میں دیں۔ اور خود خرید کر رکھیں۔ یہ ہمارے لئے کم ثواب کا موجب نہیں ہوگا۔

اس عاجز نے نومبر ۳۶ء میں انہی احساسات و جذبات کے ماتحت مبلغ پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے تھے۔ اور ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر اس ایک روپیہ والی تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال کر دیا ہے۔ عاجز کی جانب سے یہ چھ روپے کی حقیر رقم اخراجات طبع میں لگائی جائے۔ انشاء اللہ توفیق ملنے پر اور بھی ارسال کرونگا۔ قرآن شریف کی چھپائی میں ایک سال سے زائد عرصہ لگ جائے گا۔ اگر اس عرصہ کے اندر پوری کوشش سے کام لیا جائے۔ تو بہت کافی رقم جمع ہو سکے گی

میں امید کرتا ہوں۔ کہ سب احمدی بزرگ و احباب راقم الحروف کی تحریک کو بخوشی قبول فرمائیں گے۔ اور اس انتظار میں نہ رہیں گے کہ یہ تحریک بھی حضرت صاحب کی طرف سے شروع ہو۔ اپنی آراء سے بذریعہ اخبار جماعت کو واقف کریں گے۔ اور کامیابی تک پہنچانے کے لئے مساعی حسنہ عمل میں لائیں گے۔

آخیر میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ احقر عرصہ دو سال سے درد شکم میں مبتلا چلا آرہا ہے۔ اس لئے عاجز کی دینی و دنیوی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

(خاکسار:۔ امیر عالم بی۔ اے از پٹیالہ)

غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کا حکم

غیر احمدی علماء عموماً یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یجوز الصلوۃ خلف کل مسلم براً کان او فاجراً۔ یعنی ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔ بلا تمیز اس کے کہ امام صالح ہے یا غیر صالح۔ مگر مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو حکم دیا ہے کہ "تم پر حرام بلکہ قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا متردد یا مکذب کے پیچھے نماز پڑھو؟" اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے نعوذ باللہ شریعت کے صریح حکم کے خلاف یہ بات کہی ہے۔

قطع نظر اس سے کہ حدیث مذکورہ بالا کس پایہ کی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سلف صالحین نے اس سے کیا سمجھا۔ باوجود اس حدیث کے کئی گزشتہ بزرگان امت کا علیحدہ نمازیں گذارنا ثابت ہے۔ صرف اسی بناء پر کہ امام الصلوٰۃ کی حالت تقوٰی کے برعکس تھی۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ لوگ امام کے معمولی نقائص پکڑ کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جداگانہ بنا لیں۔ اور اتحاد امت مسلمہ کو صدمہ نہ پہنچے۔ ورنہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ایک شخص کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔ کہ وہ شعائر اللہ کی ہتک کرتا تھا۔ چنانچہ ابو داؤد میں ایک حدیث ہے جسے مشکوٰۃ المصابیح کے مصنف نے باب المساجد و مواضع الصلوٰت میں نقل کیا ہے وہو ہذا۔ عن السائب ابن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لھم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک آذیت اللہ ورسولہ۔ یعنی حضرت سائب سے روایت ہے۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک فرد ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایک آدمی نے ایک قوم کی امامت کی تو اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امام کی قوم کو بعد از فراغت نماز فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس امام نے ارادہ کیا کہ ان کو نماز پڑھائے تو انہوں نے اس کو روک دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دی۔ اس شخص نے جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اور راوی کہتے ہیں۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حم بلاشبہ تم نے خدا اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ جب تک شعائر اللہ کی ہتک نہ ہوتی ہو اس وقت تک بلا زیادہ تفتیش کے ہر مسلمان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ مگر جو شخص کسی شعائر اللہ کی ہتک کرنے والا ہو۔ وہ امامت کے قابل نہیں رہتا۔ نبی اور مامور من اللہ بھی شعائر اللہ سے ہے بلکہ عظیم الشان شعائر ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ خدا کی ہستی دنیا پر ظاہر ہوتی ہے پس جو شخص اسے نہ مانے اور اس کی تکفیر و تکذیب کا مرتکب ہو۔ وہ یقیناً شعائر اللہ کی ہتک کرنے والا ٹھہریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کے آنے کی خبر سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور اپنی امت کو تاکید کی۔ کہ اس پر ایمان لائیں۔ اور اس کا ساتھ دیں۔ پس آپ کا انکار کرنے والا یا آپ کی تکفیر و تکذیب کرنیوالا حم

حم شخص یقیناً خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والا ہے۔ لہذا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منکر خواہ وہ مکفر ہو یا متردد ہو یا مکذب ہرگز اس [illegible]

23
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ بجٹ پورا کرنے کے متعلق اعلان

ضمیمہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں ان تمام جماعتوں کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے دسمبر ۱۹۳۳ء تک اپنا سات یا آٹھ ماہ کا چندہ پورا کر دیا ہے۔ نیز اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی سالانہ جلسہ کی تقریر میں تکمیل بجٹ کی مدت کو سال کے اخیر تک بڑھا دیا ہے پس باقیماندہ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ابھی فکر کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کے اخیر تک سارے بقائے صاف ہو کر بجٹ پورا ہو جائے۔ سال کے اختتام میں اب صرف تین مہینے رہ گئے ہیں۔ یعنے فروری مارچ اور اپریل۔ اگر ابھی سے کوشش نہ کی گئی تو ممکن ہے۔ کہ بقائے رہ جائیں۔ اور انہیں بعد میں افسوس ہو بعض سکرٹری صاحبان لکھ دیتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں دوست شرح سے کم چندہ دیتے ہیں۔ یا بالکل نہیں دیتے۔ اس لئے مرکز خود کوشش کر کے وصول کرے۔ ایسے تمام سکرٹری صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا اس طرح لکھ دینا کافی نہیں۔ بلکہ جماعت کا مقررہ بجٹ پورا کرنے کے وہ ذمہ وار ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ جو جماعتیں اپنا بجٹ پورا نہیں کریں گی۔ ان کے مالی سکرٹریوں کے خلاف سخت نوٹس لیا جائیگا یہ خطبہ جمعہ علاوہ اخبار کے علیحدہ طور پر چھپوا کر بھی جماعتوں میں بھیجا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں نے ترمیم بجٹ کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ ان پر دفتر بیت المال میں مناسب کارروائی ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ چند دنوں تک ان جماعتوں کے ترمیم شدہ بجٹ اخبار میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ باقی جماعتوں کو بھی اگر اپنے بجٹ کے متعلق کچھ شبہات ہوں۔ تو درست کرالیں۔ نیز اگر کسی جماعت میں کوئی ایسے لوگ ہوں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ وہ چندہ شرح کے مطابق نہیں دے سکتے۔ یا بالکل نہیں دے سکتے۔ تو سکرٹری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ ان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام درخواستیں لے کر دفتر بیت المال میں بھجوائیں۔ تاکہ برائے منظوری حضرت صاحب کے حضور پیش کی جائیں۔ اور اگر کوئی ایسے لوگ ہوں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے نہ تو چندہ دیتے ہیں۔ اور نہ درخواست دیتے ہیں۔ ان کے نام اور پتے لکھ کر بیت المال میں بھیج دیں۔ اور ان کے متعلق رپورٹ بھی مفصل کریں۔ تاکہ حضرت صاحب سے ان کے لئے مناسب احکام حاصل کئے جائیں۔ نیز ایسی تمام درخواستیں جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کہ آیا درخواست کنندگان کسی رعایت کے مستحق ہیں۔ یا نہیں غرض عہدیداران جماعت کے لئے تین راہیں کھلی ہیں

(۱) بموجب بجٹ چندہ وقت پر وصول کر کے بھیجیں

(۲) اگر بعض دوست مجبور ہوں۔ اور پورا چندہ نہ دے سکیں۔ تو ان کی درخواستیں لے کر بھیج دیں

(۳) جو باوجود ہر طرح سمجھانے کے نہ چندہ دیں۔ اور نہ درخواست بلکہ ایک رنگ بے پرواہی اور استکبار کا اختیار کریں۔ ان کے متعلق مفصل رپورٹ کر دیں۔

یہ طریقے اس قدر واضح ہیں۔ کہ ممکن نہیں۔ کہ بجز سست اور بے پرواہ کے کوئی عہدہ دار ان پر عمل کر کے اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ نہ ہو سکے ؀ (ناظر بیت المال)

ٹیریٹوریل فورس میں احمدیوں کی بھرتی

گورنمنٹ نے ہندوستان میں باقاعدہ فوج کے علاوہ ایک ٹیریٹوریل فورس رکھی ہوئی ہے جس کی شاخیں تمام صوبجات میں موجود ہیں۔ اس میں ایسے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ جو سال میں صرف ایک یا دو ماہ فوجی تربیت کے لئے دے سکیں۔ اس عرصہ کی تنخواہ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے ملتی ہے۔ اور وہ باقاعدہ ملازم سمجھے جاتے ہیں۔ بقیہ حصہ سال کا ان کو اجازت ہوتی ہے۔ کہ وہ جہاں چاہیں ملازمت یا اپنا کام کریں۔ ٹریننگ کے لئے آتے وقت وہ جس جگہ بھی ہوں۔ ان کو ریلوے پاس گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ اسی طرح واپسی کے لئے بھی۔ ان کے ساتھ گورنمنٹ کا معاہدہ ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت ان کی خدمات کی ضرورت پڑے تو ان کو باقاعدہ مستقل طور پر ملازم ہو کر کام کرنا ضروری ہوتا ہے پنجاب میں اس فوج میں احمدیوں کی ایک کمپنی ہے۔ لیکن دوسرے صوبجات میں تاحال احمدیوں کی کوئی کمپنی نہیں۔ مگر وہ مسلمانوں کی دوسری کمپنیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں سے جو بھی ٹیریٹوریل فورس میں شامل ہو سکتے ہوں۔ شامل ہو کر فوجی تربیت حاصل کریں ؀

مولوی عبد الستار صاحب ایم۔ اے نے کٹک سے اطلاع دی ہے۔ کہ کیرنگ کے چند نوجوان ٹیریٹوریل فورس میں شامل ہوئے ہیں۔ دوسرے احمدی نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے

(ناظر امور خارجہ قادیان)

فارسی تبلیغی لٹریچر کی ضرورت

بابو فتح محمد صاحب سٹرا کر جنرل پوسٹ آفس کراچی لکھتے ہیں۔ کہ اگر فارسی لٹریچر دوست ہمیں بھیج دیں۔ تو ہم بخارا کے مسافروں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور یہ بہترین تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اگر دوست فارسی لٹریچر انکو بھجوا سکیں۔ تو اچھی بات ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سکولوں میں عربی تعلیم کی ضرورت

جماعت احمدیہ فیروزپور کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ فیروزپور کا خاص اجلاس ۲۰ جنوری کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے

(۱) باوجودیکہ ۵۰ فی صدی آبادی ضلع فیروزپور میں مسلمانوں کی ہے۔ عام طور پر اس ضلع کے سکولوں میں عربی تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ جس کا ہمیں ازحد افسوس ہے۔

(۲) عربی تعلیم علاوہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہونے کے دیگر علوم کے حاصل کرنے میں بھی بہت حد تک ممد ہوتی ہے۔

(۳) ہم نہایت زور سے حکام متعلقہ کے نوٹس میں لاتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جلد از جلد ہر سکول میں عربی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام فرمایا جائے۔ اور مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ؀

(۴) مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقل صاحب وزیر تعلیم پنجاب لاہور۔ ڈائرکٹر صاحب بہادر تعلیم پنجاب لاہور۔ صاحب انسپکٹر آف سکولز جالندھر ڈویژن جالندھر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع فیروزپور۔ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز فیروزپور صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز فیروزپور اور اخبارات کو بھیجی جائے ؀

(جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور شہر)

احمدی ڈاکٹروں کے متعلق اعلان

انڈین میڈیکل کونسل کے نمائندہ کا عنقریب انتخاب ہونے والا ہے۔ اس کے لئے علاوہ اور امیدواروں کے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔ ہماری رائے میں مرزا صاحب کا انتخاب اس وجہ سے نہایت موزون ہو گا۔ کہ ایک طرف تو وہ کونسل میں نمائندگی کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کو ہر فرقہ اور ملت کے لوگوں میں ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ اس لئے احمدی ڈاکٹروں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ مرزا صاحب موصوف کو ہی ووٹ دیں گے ہر ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس یا (پرانا) ایل ایم ایس یا ولایت کا ڈگری یافتہ ڈاکٹر جس کا نام پنجاب کے رجسٹر پر ہو۔ ووٹ دے سکتا ہے ؀

(ناظر امور خارجہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبایعین سنہ ۱۹۳۴ء

نمبر	نام و پتہ
۱۶۹۳	چودہری سادن صاحب ضلع شاہ پور
۱۶۹۴	برکت علی صاحب " "
۱۶۹۵	سلطان محمود خان صاحب " "
۱۶۹۶	اسمٰعیل صاحب قادیان
۱۶۹۷	میرباز خان صاحب "
۱۶۹۸	حکیم چراغ الدین صاحب "
۱۶۹۹	مہنگا صاحب ضلع لائل پور
۱۷۰۰	معراج الدین صاحب منٹگمری
۱۷۰۱	محمدالدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۰۲	خان محمد صاحب
۱۷۰۳	حافظ فتح محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۰۴	شیخ شمس الدین صاحب قادیان
۱۷۰۵	شیخ فیروزالدین صاحب ضلع امرتسر
۱۷۰۶	شیخ ضیاء اللہ صاحب لاہور
۱۷۰۷	نفس کریم صاحب ضلع باریسال بنگال
۱۷۰۸	شفیع الدین احمد صاحب " "
۱۷۰۹	ابوالخیر صاحب " "
۱۷۱۰	ڈاکٹر طفیل الدین احمد صاحب " "
۱۷۱۱	غازی افسرالدین صاحب " "
۱۷۱۲	یعقوب علی صاحب " "
۱۷۱۳	غازی تاج الدین صاحب " "
۱۷۱۴	تجمل علی شریف صاحب " "
۱۷۱۵	سلطان محمدالدین صاحب
۱۷۱۶	ملک غلام احمد صاحب
۱۷۱۷	ڈاکٹر نعمت اللہ خان صاحب ضلع کانگڑہ
۱۷۱۸	بدرالدین صاحب " "
۱۷۱۹	اصغر علی صاحب ضلع مین پوری یوپی
۱۷۲۰	وارث علی صاحب " "
۱۷۲۱	محمد موسیٰ صاحب حیدرآباد سندھ
۱۷۲۲	بھلانو صاحبہ "
۱۷۲۳	سردا بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۱۷۲۴	اسلم بی بی صاحبہ امرتسر
۱۷۲۵	بشیر احمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۲۶	علی محمد صاحب قادیان
۱۷۲۷	ہدایت صاحب پشاور

نمبر	نام و پتہ
۱۷۲۸	جلال الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۷۲۹	غلام محمد صاحب
۱۷۳۰	محمد صاحب
۱۷۳۱	فیروزالدین صاحب امرتسر
۱۷۳۲	دوھاوا خوجی صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۷۳۳	نتھو صاحب " "
۱۷۳۴	رحمت بی بی صاحبہ بنارس
۱۷۳۵	کنیز فاطمہ بیگم صاحبہ "
۱۷۳۶	فاطمہ بیگم صاحبہ "
۱۷۳۷	منشی عبدالرحمٰن صاحب گوجرانوالہ
۱۷۳۸	فضل الدین صاحب ضلع کانگڑہ
۱۷۳۹	قاضی بدرالدین صاحب
۱۷۴۰	محمد عالم صاحب ضلع کانگڑہ
۱۷۴۱	عبداللہ خان صاحب " "
۱۷۴۲	عدالت خان صاحب " سرگودہا
۱۷۴۳	سلطان احمد صاحب " گجرات
۱۷۴۴	فیروز خان صاحب " جہلم
۱۷۴۵	سید جلال الدین صاحب قادری
۱۷۴۶	سید محمد یوسف شاہ صاحب
۱۷۴۷	زینب بی بی صاحبہ ضلع کانگڑہ
۱۷۴۸	ڈاکٹر محمد صدرالدین صاحب " "
۱۷۴۹	حاکم بی بی صاحبہ " شیخوپورہ
۱۷۵۰	محمد حسین صاحب " شاہ پور
۱۷۵۱	شیخ محمد شریف صاحب " گورداسپور
۱۷۵۲	سید سردار شاہ صاحب امرتسر
۱۷۵۳	صغریٰ بیگم صاحب لاہور
۱۷۵۴	فیض بخش صاحب ضلع سرگودہا
۱۷۵۵	ریشم بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۱۷۵۶	عرشہ بی بی صاحبہ
۱۷۵۷	حبیب اللہ صاحب سرگودہا
۱۷۵۸	سکینہ بی بی زوجہ حبیب اللہ صاحب "
۱۷۵۹	بشارت احمد صاحب افریقہ
۱۷۶۰	دین محمد صاحب قادیان
۱۷۶۱	جائع یوسف صاحب نیروبی افریقہ
۱۷۶۲	احمد جائع صاحب " "

نمبر	نام و پتہ
۱۷۶۳	فتح الدین صاحب ضلع لاہور
۱۷۶۴	جمیل صاحب " "
۱۷۶۵	احمد صاحب " "
۱۷۶۶	محمد صاحب " "
۱۷۶۷	نورالنساء صاحبہ " "
۱۷۶۸	خیرالنساء صاحبہ " "
۱۷۶۹	بی بی رانی صاحبہ " "
۱۷۷۰	امیر بی بی صاحبہ " "
۱۷۷۱	لعل خان صاحب امرتسر
۱۷۷۲	نتھو صاحب ضلع لاہور
۱۷۷۳	عبدالرشید صاحب ضلع باریسال بنگال
۱۷۷۴	جنت علی صاحب " "
۱۷۷۵	چوہدری محمد بخش صاحب ریاست بہاولپور
۱۷۷۶	چوہدری اللہ دتا صاحب " "
۱۷۷۷	چوہدری سربلند صاحب " "
۱۷۷۸	حسین بی بی صاحبہ " "
۱۷۷۹	محمد شفیع صاحب " "
۱۷۸۰	غلام رسول صاحب " "
۱۷۸۱	سید بی بی صاحبہ " "
۱۷۸۲	غلام محمد صاحب " "
۱۷۸۳	محمد اعظم صاحب بزدار ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۷۸۴	غلام رسول صاحب علاقہ نظام
۱۷۸۵	عمر بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۱۷۸۶	شیخ احمد الدین صاحب " لاہور
۱۷۸۷	کیسوا صاحب " جالندھر
۱۷۸۸	احمد صاحب
۱۷۸۹	ولی صاحب
۱۷۹۰	خضر صاحب
۱۷۹۱	غفار صاحب
۱۷۹۲	حبیب شیخ صاحب
۱۷۹۳	فتح محمد صاحب ضلع جہلم
۱۷۹۴	محمد یوسف صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۷۹۵	عبدالحمید صاحب لاہور
۱۷۹۶	معراج الدین صاحب "
۱۷۹۷	سردار خان صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۷۹۸	سماۃ سیدہ بیگم صاحبہ " گجرات
۱۷۹۹	محمد عمر صاحب " حصار
۱۸۰۰	ناصرہ بی بی صاحبہ " ہوشیارپور
۱۸۰۱	ملک برکت علی صاحب " گجرات

نمبر	نام و پتہ
۱۸۰۲	پی محی الدین صاحب کنجی کاٹی کٹ مالابار
۱۸۰۳	کویا محی الدین صاحب " "
۱۸۰۴	کادری کویا صاحب " "
۱۸۰۵	ایچی محمد صاحب " "
۱۸۰۶	پی عبداللہ صاحب " "
۱۸۰۷	فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۰۸	غلام سرور صاحب " گوجرانوالہ
۱۸۰۹	سیدہ بیگم صاحبہ " لاہور
۱۸۱۰	محمد دین صاحب " سرگودہا
۱۸۱۱	صوبے خان صاحب " گجرات
۱۸۱۲	میاں ولی محمد صاحب پٹواری نہر ریاست بہاولپور
۱۸۱۳	منگا صاحب نگرائی
۱۸۱۴	غلام احمد صاحب "
۱۸۱۵	نذر محمد صاحب حیدرآباد سندھ
۱۸۱۶	غلام یسین صاحب ضلع لاہور
۱۸۱۷	محمد رمضان صاحب سلہریا
۱۸۱۸	محمد بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۱۸۱۹	مراد بی بی صاحبہ " گوجرانوالہ
۱۸۲۰	محمد دین صاحب " سیالکوٹ
۱۸۲۱	ابراہیم صاحب " لاہور
۱۸۲۲	مقبول خان صاحب
۱۸۲۳	غلام فاطمہ صاحبہ والدہ محمد صادق صاحب ضلع شاہ پور
۱۸۲۴	محمد حیدر خان صاحب جاگیردار
۱۸۲۵	مستری محمد شفیع صاحب قادیان
۱۸۲۶	حمیدہ بیگم صاحبہ "
۱۸۲۷	محمد یوسف صاحب ولد لبھو "
۱۸۲۸	احمد حسین صاحب فاروقی سکھر سندھ
۱۸۲۹	غلام فاطمہ صاحبہ ضلع امرتسر
۱۸۳۰	عمرالدین صاحب کوئٹہ
۱۸۳۱	مبارک علی صاحب درزی ضلع گونڈا
۱۸۳۲	صدرالدین صاحب ضلع باریسال بنگال
۱۸۳۳	محمد علی صاحب " " "
۱۸۳۴	یامین علی صاحب " " "
۱۸۳۵	حاکم علی صاحب " " "
۱۸۳۶	منیر خان صاحب " " "
۱۸۳۷	شوندر علی صاحب " " "
۱۸۳۸	لشو صاحب
۱۸۳۹	اللہ دتا صاحب
۱۸۴۰	لال بیگم صاحبہ

نمبر	نام و پتہ
۱۸۴۱	علی اکبر صاحب ضلع بریسال بنگال
۱۸۴۲	اسمٰعیل صاحب " " "
۱۸۴۳	نجیب علی صاحب " " "
۱۸۴۴	بال بیگم صاحبہ
۱۸۴۵	نور محمد صاحب ضلع بریسال بنگال
۱۸۴۶	منشی احمد جان صاحب " "
۱۸۴۷	ارشد علی صاحب " "
۱۸۴۸	عبدالعزیز صاحب ہزارہ
۱۸۴۹	محمد حسین صاحب حیدرآباد دکن
۱۸۵۰	محمد صوفی صاحب "
۱۸۵۱	محمد مخدوم صاحب "
۱۸۵۲	زہرہ بی بی صاحبہ "
۱۸۵۳	رسول بی بی صاحبہ "
۱۸۵۴	مسٹر پی صاحب پیاگڈی مالابار
۱۸۵۵	مسٹر اے سلمان صاحب " "
۱۸۵۶	پی۔ ڈی عبداللہ صاحب " "
۱۸۵۷	مسٹر کے۔ ای حسین صاحب " "
۱۸۵۸	غلام محمد خان صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۸۵۹	غلام رسول خان صاحب " "
۱۸۶۰	امیر خان صاحب " "
۱۸۶۱	دارستے خان صاحب " "
۱۸۶۲	علی اکبر صاحب مانڈلے برما
۱۸۶۳	بشارت احمد صاحب " "
۱۸۶۴	عظمت علی خان صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۸۶۵	امام بی بی صاحبہ پشاور
۱۸۶۶	فضل احمد صاحب ضلع راولپنڈی
۱۸۶۷	شیخ نذر محمد صاحب جھنگ شہر
۱۸۶۸	فیروزالدین صاحب ضلع امرتسر
۱۸۶۹	محمد صدیق صاحب لاہور
۱۸۷۰	محمد زاہد علی صاحب ضلع ورنگل حیدرآباد دکن
۱۸۷۱	اصغری خانم چھاؤنی دہلی
۱۸۷۲	عبدالرحمٰن صاحب ٹنڈو آدم سندھ
۱۸۷۳	بشیر احمد خان صاحب ضلع ورنگل حیدرآباد دکن
۱۸۷۴	طالعہ بی بی صاحبہ ضلع نواب شاہ سندھ
۱۸۷۵	روشن آراء بیگم صاحبہ " بھاگلپور
۱۸۷۶	سید ظہور شاہ صاحب امرتسر
۱۸۷۷	قاضی جان محمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۸۷۸	عبدالواحد صاحب ضلع جالندھر
۱۸۷۹	عبیدالنساء صاحبہ ضلع تپرا بنگال

منشی غلام حسین صاحب [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئیے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نور الدین رضٰ شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے ہوشیار رہیں صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر اس مرض کے لئے علاج سرمہ نورانی ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ **مفت** طلب فرمایئے۔

دلکشا منجن

دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسی موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ر

دلکشا ہیئر آئل

بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۱۹ اونس کی شیشی ۸ر علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روز

عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشیاں للعہ تفصیل کیلئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان پنجاب

ہومیوپیتھک بہترین طریقہ علاج ہے

ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات کے بے حد مجرب زود اثر کم قیمت ہیں۔ سخت سے سخت امراض میں فائدہ کرتی ہیں۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا اچھے ہوتے ہیں۔ ضرورت مند توجہ کریں۔ ہر مرض کی مجرب دوا موجود ہے۔ شافی خدا ہے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی۔ ہومیوپیتھ۔ چتوڑ گڈھ۔ میواڑ

قلیل سرمایہ سے کثیر منافعہ دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے۔ جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے۔ جن کی تجارت سے جوان۔ بوڑھے۔ پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی چھوٹی گانٹھیں پچاس روپیہ۔ یک صد یا دو صد کی تجارتی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوا لیجئے۔ احمدی احباب سے پانچ فی صدی کم لیا جائیگا۔

ایس۔ رفیق۔ بھائی ٹھوک فروشان کٹ پیس جنکیپر کل بمبئی

وصیت نمبر ۵۱۰۱

مسماۃ عایشہ بی احمدی زوجہ سیٹھ خواجہ مرحوم قوم شیخ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چیمل گوڑہ ڈاکخانہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳-۱۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے قبضہ میں طلائی چوڑیاں ۱۰ تولہ قیمتی ۳۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ کے ہیں۔ و نیز لچھا طلائی ایک تولہ قیمتی ۴۰ روپیہ سکہ عثمانیہ کا بھی اور کانوں کے طلائی مونگ وزنی نیم تولہ قیمتی ۲۲ روپیہ کے ہیں۔ اور از قسم پارچہ قیمتی ۱۰۰ روپیہ عثمانیہ قیمت کے ہیں۔ اس طرح جملہ چار سو بارہ روپیہ عثمانیہ کا قیمتی سامان میرے قبضہ میں ہے جس کے متعلق میں بصدق دل ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد میری مقبوضہ اشیاء مذکورہ صدر کے سوا اور بھی جس قدر متروکہ پیدا یا ثابت قرار پائے۔ اس کا بھی دسواں حصہ وضع کر لیا جائے۔ میرے شوہر کا چونکہ انتقال ہو چکا ہے۔ اور اب اپنے لڑکوں کے زیر پرورش ہوں۔ جو خود ہنوز پوری طرح ذمہ دارانہ حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ اور تا حال میرے شوہر کے متروکہ کی تقسیم بوجہ لڑکوں کی صغر سنی کے نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے اگر میرے مرنے کے قبل میرے شوہر کے متروکہ سے میرا مہر اور متروکہ ۱/۸ حصہ مجھے مل جائے۔ تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ دیا جائیگا۔ اور انجمن موصوفہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس وصیت کی بناء پر اس میں سے بھی حاصل کر لیں۔ مگر دست مجھکو اپنے زر مہر اور متروکہ کے لئے فوری طور پر تصفیہ کا یقین نہیں۔ اور زندگی کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے جو میری مقبوضہ اشیاء ہیں۔ صرف ان کو لکھ کر میں وصیت کی تکمیل کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت تک متروکہ مہر بھی مل جائے۔ یا اس سے مزید بھی اور سرمایہ میرے متروکہ کا ثابت ہو۔ تو اس تمام متروکہ سے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔

العبد:۔ عایشہ بی موصیہ مذکور

گواہ شد:۔ سید بشارت احمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

گواہ شد:۔ محمد ابو الحمید وکیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شراب نوشی کے نقصان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ یکم فروری کو ایک زمیندار آسا سنگھ کے خلاف سودا سنگھ کو قتل کرنے کے الزام میں لاہور میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دونوں نے اکٹھے بیٹھ کر شراب پی۔ اس کے بعد مقتول نے ملزم سے تمخول شروع کئے۔ جس پر ملزم کو غصہ آیا۔ اور اس نے اپنی کلہاڑی سے سودا سنگھ کو قتل کر دیا۔

پلیگ کے ذریعہ گجرات میں ۲۷ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دس اشخاص مر گئے۔ اور ۱۶ اس میں مبتلا ہو گئے۔ محکمہ حفظان صحت گجرات نے اس ہفتہ ۲۲۳ ٹیکے کئے ہیں۔

سر سکندر حیات خان کے سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کی جگہ پر ۴ ماہ کے لئے عارضی گورنر ہونے کے متعلق نئی دہلی میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ موجودہ گورنر صاحب پنجاب چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔

میڈیکل کونسل آف انڈیا کی ممبری کے انتخاب کے متعلق لاہور سے ۲ فروری کی محکمہ اطلاعات پنجاب کی طرف سے سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس وقت تک تین ممبر اس نشست کے لئے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ۱۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ احمدیہ بلڈنگس برانڈرتھ روڈ لاہور۔ ۲۔ رائے بہادر ڈاکٹر مہاراج کرشن صاحب کپور ایل۔ ایم۔ ایس ٹمپل روڈ لاہور۔ ۳۔ کیپٹن گوپال سنگھ صاحب چاولہ۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میکلوڈ روڈ لاہور۔ ووٹ ڈالنے کی پرچیاں رائے دہندگان کو مہیا کر دی گئی ہیں۔ ہر رائے دہندہ اپنی پرچی پر ۱۷ فروری ۱۹۳۴ء بارہ بجے دوپہر تک اپنا ووٹ درج کر کے بذریعہ رجسٹری ڈاک ریٹرننگ افسر دفتر صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتال پنجاب لاہور کے پاس بھیج دے۔

نیویارک کے مالی معاملات کے ماہرین نے یکم فروری کو اخبارات میں لکھا ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے مزید نوٹس تک عارضی طور پر طلا کا معیار پھر اختیار کر لیا ہے۔ سرکاری حلقوں میں توقع کی جاتی ہے کہ لندن میں سونے کا نرخ بڑھا دیا جائے گا تاکہ امریکہ کے نرخ کے مساوی ہو جائے۔ اس خیال سے کہ غیر ملکی سونا ریاست ہائے متحدہ میں نہ چلا جائے۔ اور سونے کی برآمد محدود ہو جائے۔

حاجیوں کے جہاز کے متعلق کراچی سے صدر حج کمیٹی کی اطلاع ہے کہ حجاج کا دوسرا جہاز "خسرو" ۱۵ فروری کے لگ بھگ کراچی سے روانہ ہونے والا ہے۔

برطانیہ میں خوفناک طوفان باد کے متعلق لندن سے دو فروری کی خبر ہے کہ شمال سے آندھی کا طوفان اٹھا اور برطانیہ پر چھا گیا۔ آئرلینڈ اور شمالی سمندر میں اس کا زور رہا۔

وادئی گنگا کی زمین کے پھٹ جانے کی وجہ سے پٹنہ سے مسٹر ڈن نے (جو حکومت کی طرف سے زلزلے کے بارے میں ریسرچ کرنے کے لئے بہار گئے ہوئے ہیں) ۳۱ جنوری کو ایک بیان پٹنہ سے شائع کیا ہے کہ وقتاً فوقتاً کافی نقصان دہ زلزلہ محسوس کئے جانے کا احتمال ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ زلزلہ برسات میں آئے۔

جموں سے ۳ فروری کی خبر ہے۔ کہ ریاست کے ان وزراء کی جو آج کل جموں میں موجود ہیں۔ سر برجور دلال جوڈیشل ممبر کے دفتر میں کانفرنس ہوئی۔ جس میں کئی اہم معاملات کے متعلق بحث کی گئی۔ مہاراجہ صاحب اور وزیراعظم آج کل ریاست میں نہیں ہیں۔

لندن سے ۴ فروری کی رائٹر کی اطلاع مظہر ہے کہ واشنگٹن گورنمنٹ کے اندازے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک امریکہ غیر ممالک سے ۲۵ اور ۳۰ ملین ڈالر کی قیمت کا سونا خرید چکا ہے۔ آج فرانس سے ۱۱۱ ملین فرانک سونا اور انگلینڈ سے ½۵ ملین پونڈ کا سونا امریکہ کو بھیجا گیا۔ ہالینڈ سے فرانس نے قریباً ۲ ملین پونڈ کا سونا خریدا۔ اور بمبئی سے ۲۵ ملین روپے کا سونا لنڈن پہنچا۔

پیرس سے ۴ فروری کی رائٹر کی اطلاع ہے کہ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر موجودہ گورنمنٹ خود مستعفی نہ ہو گئی تو اسے چیمبر میں لازمی طور پر شکست ہو جائے گی۔ موجودہ فرانسیسی گورنمنٹ کی موجودہ نازک حالت کے لئے پیرس کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ایم چیاٹنے کے تبادلہ کا حکم ذمہ دار ہے۔

تین روسی ہواباز جو بلند پروازی کا ریکارڈ قائم کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے تھے۔ ۴ فروری کو ان کے دفنانے کی رسم ادا کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اتنا شاندار جنازہ لینن کی موت کے بعد آج تک روس میں کسی کا نہیں نکالا گیا۔

حکومت کشمیر کا ۳ فروری کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ مسجد خانقاہ معلی میں مسلمانوں نے جلسہ کیا۔ اور پھر ممانعت کے باوجود جلوس نکالا۔ پولیس نے روکنے کی کوشش کی۔ مگر ہجوم نے اس پر غلبہ پالیا۔ پھر تحصیل پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے فوج نے گولی چلائی۔ بعض اشخاص جاں بحق ہو گئے۔ اور متعدد زخمی

سری نگر سے ۳ فروری کی خبر مظہر ہے کہ وہاں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پانچ اشخاص سے زیادہ کے اجتماع کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔

الہ آباد سے ۴ فروری کی خبر مظہر ہے کہ سر سپرو کے کتب خانہ میں ایک قلمی فارسی کی کتاب ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ۲۲ رمضان ۱۱۳۲ ہجری کو یعنی ۲۱۹ سال قبل دہلی میں ایسا شدید زلزلہ آیا تھا۔ جس سے شہر کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا۔ اور معمولی جھٹکے ۴۰ یوم تک محسوس ہوتے رہے۔

لارڈ لنڈنڈری وزیر پرواز برطانیہ ۱۶ ہزار میل کا ہوائی سفر طے کرنے کے بعد جس میں ہندوستان کا دورہ بھی شامل ہے۔ ۳ فروری کو لنڈن پہنچ گئے۔ آپ نے رائل ایر فورس کے انتظام کی تعریف کی۔

وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ۳ فروری کی موصولہ رقوم ملا کر قریب ۱۰ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور بابو راجندر پرشاد کے فنڈ میں تین لاکھ کے قریب۔

گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے سامنے ۵ فروری کو ۱۲۱ سکھ جن میں ۹ عورتیں بھی شامل تھیں۔ مہاراجہ پٹیالہ کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ مگر ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے

پیرس سے ۵ فروری کی خبر ہے کہ ایم ڈالڈیر کی وزارت کا پارلیمنٹ میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ مگر شہنشاہ پسند زبردست مظاہرے کر رہے ہیں۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ بلکہ گرد و نواح کی چھاؤنیوں میں بھی ہر وقت تیار رہنے کے احکام جاری ہو گئے ہیں۔ ملٹری ٹینک بھی منگوا لئے گئے ہیں۔

مہاراجہ دیواس کے متعلق بمبئی سے ۵ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح اچانک فوت ہو گئے۔ ان کے والد نے پانڈیچری میں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور ان کی حالت بھی نازک بیان کی جاتی ہے۔

مونگھیر سے ۵ فروری کی خبر مظہر ہے کہ کل رات یہاں پھر زلزلہ محسوس ہوا۔ ریلوے سٹیشن کی باقی ماندہ عمارت بھی منہدم ہو گئی۔ پانچ قلی زخمی ہوئے۔

امرتسر سے ۵ فروری کی اطلاع ہے کہ ریلوے فٹ برج کے قریب چوبی دکانوں کو آگ لگ گئی۔ جس سے ۱۵ دکانیں جل گئیں۔ چند اشخاص بھی جھلس گئے۔

مدراس سے ۵ فروری کی خبر ہے کہ مسٹر رنگا سوامی آئنگر ایڈیٹر ہندو انتقال کر گئے۔ آپ ایک جرنلسٹ کی حیثیت سے گول میز کے ڈیلی گیٹ بھی منتخب ہوئے تھے۔

ضلع آگرہ کے چار سو چمار اونچی ذات کے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آکر ۴ فروری کو عیسائی ہو گئے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جب تک وہ ہندو تھے۔ ان کو کنوؤں وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہ تھی۔ اور نہ ہی دیگر انسانی حقوق حاصل تھے۔ لیکن اب انہیں یہ تمام حقوق مل جائیں گے۔

(ملاپ ۶ فروری)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی